رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ؛ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم سنیچر کے

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے ، ششماہی ۱۱ ، سہ ماہی ۶ ، ماہوار ۲ ۱/۲

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۱۰ شہادت ۱۳۲۷ھ | ۲۹ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ | ۱۰ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۷۹

چوہدری غلام عباس نے آزاد کشمیر حکومت کی صدارت منظور کر لی

قائمقام گورنر سرحد کا حلف وفاداری

پشاور ۹ اپریل۔ صوبہ سرحد کے قائمقام گورنر سر امبروز ڈنڈاس پشاور پہنچ گئے ہیں۔ اور آج آپ نے صوبہ سرحد کے جوڈیشل کمشنر کے سامنے حلف اٹھایا۔ اس موقعہ پر سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان اور وزیر مال خان غلام عباس خان موجود تھے۔ سابق گورنر سر جارج کننگھم آج پشاور سے کراچی روانہ ہوگئے۔ اور اس کے بعد آپ برطانیہ تشریف لے جائیں گے۔ صوبہ کے فوجی اور سول افسروں نے ہوائی اڈہ پر آپ کو الوداع کہا۔

آزاد کشمیر حکومت کی صدارت چوہدری غلام عباس نے منظور کر لی

لاہور ۹ اپریل۔ چوہدری غلام عباس بانی و صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے جن کو حال ہی میں شیخ عبداللہ کی حکومت نے رہا کیا ہے۔ آزاد کشمیر کی دفاعی فوجوں کا اختیار کلی طور پر سنبھال لیا ہے۔ اب سے آپ مسلم کانفرنس اور آزاد کشمیر گورنمنٹ کے نگران اعلیٰ تصور ہوں گے۔ سردار ابراہیم خان آزاد کشمیر گورنمنٹ اور ۳ دیگر وزراء نے کل چوہدری غلام عباس کے ساتھ ایک طویل گفتگو کرنے کے بعد سردار ابراہیم خان نے اعلان کیا۔ کہ میں نے بحیثیت صدر آزاد گورنمنٹ اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے

(باقی صفحہ ۸ کالم ۱ پر)

جماعت احمدیہ کی بے مثال شجاعت کا اعتراف

شنواری اور آفریدی سرداروں کی حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات

پشاور ۹ اپریل۔ اورینٹ پریس کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ سے لنڈی کوتل کے شنواری اور آفریدی سرداروں کے ایک وفد نے ملاقات کی۔ آپ نے ان پٹھان سرداروں سے پوچھا کہ وہ ملاقات کرنے کی کیوں خواہش رکھتے تھے۔ انہوں نے جواب میں کہا قادیان کے احمدیوں نے نہایت جانبازی سے اپنے شہر کی حفاظت کی۔ ہم مسلمانوں کے اس بہادر فرقے کے لیڈر کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی عقیدت کا اظہار کرنا چاہتے تھے۔

(باقی صفحہ ۸ کالم ۴ پر)

(ا ۔ پ)

قائد اعظم ریلیف فنڈ کا مصرف

کراچی ۹ اپریل۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ قائد اعظم ریلیف فنڈ کی سنٹرل کمیٹی نے اپنے ۸ اپریل کے اجلاس میں ویسٹ پنجاب انڈسٹریل ری ہیبلیٹیشن بورڈ کے لئے دس ہزار چرخے خریدنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا۔ (ا ۔ پ)

ہم غربت میں زندگی بسر کر سکتے ہیں لیکن غلامی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیاقت علی

لاہور ۹ اپریل۔ مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے آج لاہور چھاؤنی میں رسمی پریڈ کے موقعہ پر ۱۱۴ بریگیڈ کے یونٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے پاکستانی فوجوں کو اپنے اندر قربانی اور ایثار اور خدمت خلق کے قابل قدر اوصاف پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ پاکستان کسی قوم یا ملک کے خلاف کوئی جارحانہ اقدام کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اور وہ صرف اپنی آزادی اور سالمیت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ اگرچہ فی الحال پاکستان

(باقی صفحہ ۲ کالم ۴ پر)

فوجی پریڈ کا معائنہ

لاہور ۹ اپریل۔ آج صبح پاکستان کے وزیر دفاع مسٹر لیاقت علی خان ۱۱۴ دیں بریگیڈ کی پریڈ دیکھنے کے لئے لاہور چھاؤنی تشریف لے گئے۔ جب آپ پریڈ گراؤنڈ میں پہنچے۔ تو دسویں ڈویژن کے میجر جنرل محمد افتخار خان اور دوسرے اعلیٰ افسروں نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ ۱۱۴ دیں بریگیڈ نے آپکو سلامی دی اور پریڈ کا مظاہرہ کیا۔ جسے آپ نے کار پر سوار ہو کر ملاحظہ کیا۔ آخر میں آپ کی خدمت میں ۱۸۱۰۰ روپیہ کی رقم قائد اعظم ریلیف فنڈ کے لئے پیش کی گئی۔ اس موقعہ پر آپ نے بہادری کے تمغے اور نشانات بھی تقسیم کئے

مشترکہ مہاجرین کونسل کا اجلاس

لاہور ۹ اپریل۔ آج یہاں مشترکہ مہاجرین کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے فرمائی۔ آپ کل کراچی روانہ ہو جائینگے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

جیل میں چار کانگرسیوں کی ہلاکت کی خبر غلط ہے

حیدرآباد ۔ ۹ اپریل ۔ ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات عامہ نے مدراس کی اخبارات میں شائع ہونے والی خبر کہ گداوسب جیل میں چار کانگرسیوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے کی تردید کی ہے۔

پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ مرنے والے وہ اشخاص تھے ۔ جنہوں نے ۱۶ مارچ کو پیٹرول کرنے والی پولیس اور ملٹری پر جب کہ وہ ایک گاؤں کے پاس سے گذر رہی تھی ۔ ان پر فائرنگ کیا تھا ۔ پولیس نے جواب میں فائرنگ کیا ۔ جس کے نتیجہ میں چار اشخاص ہلاک ہو گئے اور یہ مرنے والے وہ رسوائے عالم اشتراکی تھے جن کی ایک مفرد رقتل کے سلسلہ میں بڑی دیر سے تلاش کی جا رہی تھی ۔ (او ۔ پی ۔ آئی)

عرب لیڈر عبدالقادر الحسینی کی وفات کے متعلق متضاد خبریں

یروشلم ۹ اپریل ۔ یہودی ایجنسی کا کہنا ہے کہ عربوں کے آزمودہ کار لیڈر عبدالقادر الحسینی کی وفات ایک سرنگ کے پھٹنے کی وجہ سے واقع ہوئی ہے ۔ کستل گاؤں میں وہ ایک خالی مکان میں داخل ہوئے ۔ گاؤں خالی کرتے ہوئے یہودی ایک سرنگ بچھا گئے تھے ۔ اس کے پھٹنے کی وجہ سے مکان کی عمارت زمین پر آ رہی اور سید عبدالقادر الحسینی ملبہ کے نیچے دب کر جان بحق ہو گئے ۔

عربوں کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہ لڑتے ہوئے بندوق کی گولی سے ہلاک ہوئے ہیں اور یہودیوں نے گاؤں خالی کرنے سے قبل ان کے جسم سے سر کو جدا کر کے نعش کی بے حرمتی کی ان کی عمر ۳۸ سال تھی اور وہ مفتی اعظم فلسطین تھے ۔ (رائٹر)

مزارعین براہ راست حکومت کو گندم دیں

سرینگر ۔ ۸ اپریل میر محمد آف علی بیگ وزیر مالیات جموں و کشمیر نے ایک حکم نامہ کے ذریعہ مزارعان کو منع کر دیا ہے کہ وہ زمینداروں کو نہ مالیہ ادا کریں اور نہ غلہ ۔ بلکہ براہ راست حکومت کو ادا کریں ۔ حکومت غلہ کو فروخت کر کے اسے نقدی کی صورت میں تبدیل کرے گی ۔

بیان کیا گیا ہے کہ حکومت نہیں چاہتی کہ درمیان میں کسی دلال کو رکھا جائے ۔ بلکہ حکومت کا منشا ہے کہ مزارعان اور حکومت کے براہ راست تعلقات قائم ہوں ۔ (ا ۔ پ)

کثیر اسلحہ برآمد ہوا

حیدرآباد ۹ اپریل ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پولیس گن پور جاگیر کے ایک گاؤں سے کثیر تعداد میں اسلحہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے ۔ یہ اسلحہ رائفلوں اور ریوالوروں پر مشتمل ہے ۔ (او ۔ پی ۔ آئی)

مغربی پنجاب کی مجلس قانون ساز کا اجلاس غیر معین عرصے کیلئے ملتوی

پندرہ ۱۵ منٹ میں دو بل بالاتفاق رائے منظور ہو گئے

لاہور ۔۔۔۔ اپنے نامہ نگار سے ۔۔۔۔ ۹ اپریل

آج اسمبلی میں

آج چونکہ سرکاری امور کی انجام دہی کا دن تھا ۔ لہذا شیخ فضل حق پراچہ کی کل والی مکاتب سے متعلقہ قرارداد پر مزید بحث نہ ہو سکی ۔ آج زائرین کی تعداد ارکان ایوان سے زیادہ تھی ۔ لیکن خلاف معمول زنانی نشستیں پر تھیں ۔ اجلاس کے شروع میں چوہدری عبدالغفور قمر کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا کہ شکر گڑھ کے گرلز مڈل سکول کو نارووال میں منتقل کرنے کی تجویز رد کر دی گئی ہے ۔ چوہدری عبدالغفور قمر ہی کے ایک اور سوال کے جواب میں آنریبل وزیر اعظم نے بتایا کہ جموں کشمیر کی طرف سے پاکستان کے بعض سرحدی دیہات پر حملے کئے گئے ہیں ۔ ان میں مہاجرین کو آباد نہیں کیا گیا تھا ۔ نیز جن دیہات میں مقامی آدمیوں کے مکان نذر آتش کئے گئے ہیں ۔ ان میں سے کسی ایک کی طرف سے بھی امداد یا مالی اعانت کی کوئی درخواست نہیں آئی

۱۸ اور ½۱۲ ایکڑ کا امتیاز

چوہدری علی اکبر خاں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل وزیر مالیات نے بیان کیا کہ جہاں پانی بافراط پہنچتا ہے ۔ ان علاقوں میں اراضی کی تقسیم کے لئے ۸ ایکڑ فی خاندان کا معیار اور کم پانی پہنچنے والے علاقوں میں ½۱۲ ایکڑ فی خاندان کا معیار رکھا گیا ہے ۔ لیکن صرف تھل پراجیکٹ کا علاقہ ایک ایسا علاقہ ہے ۔ جس میں ہر خاندان کے لئے ۱۰ ایکڑ اراضی کا معیار مقرر ہے ۔

راہوالی شوگر ملز

میاں محمد نور اللہ کے ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے وزیر خزانہ میاں محمد ممتاز دولتانہ نے بتایا کہ گوجرانوالے کی کھانڈ والی ملز کا انتظام محکمہ زراعت کی بجائے ایک ایسے بورڈ کے سپرد ہے جس کے صدر فنانشل کمشنر مال ہیں ۔ البتہ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر مل کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرتے رہتے ہیں

دو بل منظور

اس کے بعد ایوان نے مسودہ قانون ٹیکس زرعی آمدنی مغربی پنجاب اور مسودہ قانون مجلس و اقتصادی بحالی مغربی پنجاب کی منظوری دی ۔ اور اسمبلی کا اجلاس خان ممدوٹ وزیر اعظم کی تحریک پر غیر معین عرصے کے لئے ملتوی ہو گیا ۔

الحمد للہ کہ تمام احمدی اسیران جالندھر جیل بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کی ضمانت پر رہائی

لاہور ۸ اپریل الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ کل آٹھ بجے شب جالندھر سے زیر حراست مسلمانوں کی جو سپیشل ٹرین لاہور پہنچی ۔ اس میں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم ۔ اے ۔ مکرم چوہدری میجر شریف احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی اور دیگر تمام احمدی اسیران جالندھر جیل بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے ۔ قیدیوں کی سپیشل ٹرین مغلپورہ ریلوے سٹیشن سے لاہور چھاؤنی کے سٹیشن کی طرف منتقل کر دی گئی ۔ جہاں متعدد اصحاب نے قیدیوں کا استقبال کیا ۔ ان میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور نواب محمد دین صاحب اور شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء اور بعض دیگر احباب شامل تھے ۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے آج صبح دس بجے ضمانت پر رہا کر دئے گئے ۔ آپ رہا ہوتے ہی مغربی پنجاب اسمبلی کے سیشن میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے گئے وہاں سے آپ رتن باغ میں حضرت ام المومنین مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ اور بعد میں نماز جمعہ میں بھی شریک ہوئے ۔ آپ کی صحت اللہ تعالے کے فضل سے اچھی ہے ۔ باقی احمدی اسیران جیل فی الحال سینٹرل جیل لاہور میں رکھے گئے ہیں امید ہے کہ چند دنوں میں وہ بھی ضمانت پر اور انشاء اللہ بعدہٗ کلیتہً رہا ہو جائینگے ۔ سب دوست خدا کے فضل سے بخیریت ہیں گو بعض کے چہروں پر کمزوری کا نمایاں اثر نظر آتا ہے ہم اپنے ان اسیران جیل بھائیوں کی بخیر و عافیت تشریف آوری پر سب سے اول اللہ تعالے کا شکر ادا کرتے ہیں ۔ اور پھر تمام جماعت کی طرف سے ان کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالے نے محض اسلام اور احمدیت کی خاطر انہیں انشراح صدر سے قید و بند کے مصائب جھیلنے کی توفیق عطا فرمائی ۔ اللہ تعالے ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے ۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو اپنے غیر معمولی فضلوں اور برکات سے نوازے ۔ آمین

عرب ریاستوں کی خارجی پالیسی کو متحد کرنیکی اہم تحریک

دمشق ۸ اپریل ۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ عرب دنیا میں بہت جلد اہم تحریکات شروع ہونے والی ہیں ۔ ان کا تعلق فلسطین کی حالت میں نئی اہم تبدیلیوں اور عرب لیگ کے ماتحت عرب ممالک ۴ کی خارجی پالیسی کو متحد کرنے کی تحریکوں سے ہے ۔ (استار)

روسی علاقہ سے ۵۰ ہزار اہل کوریا کی روانگی

دمشق ۸ اپریل ڈاکٹر زکی الغابی نے جو کوریا کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کی بحث و تمحیص میں شام کی نمائندگی کر رہے تھے ۔ استار کو بتایا کہ روس شمالی کوریا پر قابض ہیں جو معدنیات کے لحاظ سے بہت دولت مند علاقہ ہے اور تقریباً ۵۰ ہزار اہل کوریا اس علاقہ کو ترک کر کے ملک کے جنوبی علاقہ میں چلے گئے ہیں ۔

ہندوؤں کی بہاولپور سے روانگی

بہاولپور ۸ اپریل ۔ اس ماہ کے وسط تک ریاست بہاولپور کے باقی ماندہ ۴۰ ہزار ہندو ترک وطن کر کے ہند چلے جائیں گے ۔ بہاولپور اور مشرقی پنجاب کے اسٹیشن ابوہر کے درمیان ان لوگوں کا انخلا کرنے والی اسپیشل گاڑیاں جا رہی ہیں (استار)

بقیہ صفحہ اول

لیاقت خاں کی تقریر

ایک مالدار ملک نہیں ہے ۔ لیکن پھر بھی آزاد پاکستان کے پہلے بجٹ میں کل بجٹ کا ۷۵ فی صدی دماغی امور کے لئے منظور کیا گیا ہے ۔ اسی لئے کہ ہم اپنی آزادی اور عزت کو بہر صورت برقرار رکھنا چاہتے ہیں ۔ "آزادی" ہی ہمارا سب سے زیادہ قیمتی سرمایہ ہے ۔ ہم غربت میں زندگی بسر کر سکتے ہیں ۔ لیکن غلامی کو برداشت نہیں کر سکتے ۔ قوم کو تم پر بڑا اعتماد ہے ۔ تمہیں بھی اس اعتماد کو صحیح ثابت کر دکھانا چاہیئے ۔

آپ نے تقریر کے دوران میں امن کی اہمیت پر بہت زور دیا اور فرمایا اگرچہ پاکستان کی حکومت حال میں ہی عالم وجود میں آئی ہے ۔ لیکن باوجود بہت سی مشکلات کے ہماری حکومت کا نظام اس قدر خوش اسلوبی سے چل رہا ہے کہ جتنا کسی دوسری حکومت کا نظام ۔ ابھی ہم کو بہت سے امور سرانجام دینے ہیں ۔ لوگوں کے معیار زندگی کو ہمیں بلند کرنا ہے ۔ صنعت و حرفت کو خاطر خواہ ترقی دینی ہے ۔ یہ کام تبھی انجام پا سکتا ہے کہ ملک کے اندر بھی امن ہو اور باہر بھی امن کا ہی دور دورہ ہو ۔ آپ نے نوجوانان پاکستان سے اپیل کی کہ وہ کثرت سے پاکستان نیشنل گارڈ میں بھرتی ہوں کیونکہ جہاں تک ملکی دفاع کا تعلق ہے ۔ فوج کے بعد نیشنل گارڈ کا ہی درجہ آتا ہے ۔ (ا ۔ پ)

پاکستان کے لئے کاغذ

پاکستان ہائی کمشنر متعینہ واشنگٹن کی وساطت سے حکومت امریکہ نے پاکستان 2100 ٹن اخباری کاغذ دینا منظور کر لیا ہے (ا ۔ پ)

روزنامہ الفضل لاہور
۱۰ اپریل ۱۹۴۸ء

غیر فرقہ دارانہ حکومت

پنڈت نہرو وزیر اعظم ہند نے ہند پارلیمان میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ "ہم نے گاندھی جی سے جو عہد کئے ہیں۔ ان کو پورا کرینگے۔" پھر آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "ہماری حکومت ایک غیر دینی حکومت ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہماری ہمسایہ ریاست یعنی پاکستان دینی ریاست ہے۔ لیکن ہم اپنے اصول پر قائم رہیں گے" غیر دینی حکومت سے آپکی مراد ہے کہ حکومت کسی مذہب کی طرفدار نہیں۔ بلکہ اس حکومت کے زیر سایہ ہر انسان اپنے مذہب پر آزادی سے عمل پیرا رہ سکتا ہے۔ حکومت اسمیں دخل نہیں دیتی۔ وہ سب کے لئے یکساں ہے۔"

اگر ہند میں غیر دینی حکومت ہے تو یہ ایک اچھی بات ہے۔ اس پر کسی کو جائے اعتراض نہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس غیر دینی حکومت کی عملداری میں ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ جو ہرگز اس کے شایان شان نہیں کہے جاسکتے۔ گودھرا میں اور اس کے آس پاس کی دیگر بستیوں میں مسلمانوں پر جو عرصہ حیات تنگ کیا گیا ہے۔ اور جس طرح وہاں آگ کی قیامت برپا کی گئی ہے۔ پھر کلکتہ میں ہولیاں جس طرح منائی گئی ہیں۔ اور اب علی گڑھ کے علاقہ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ ان تمام واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ پنڈت جی کی حکومت یا تو بالکل عضو معطل بن چکی ہے اور یا پھر یہ غیر دینی حکومت ہی نہیں جس کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کشمیر کے اس علاقہ میں جو براہ راست ہندی فوج کے قبضہ میں ہے۔ مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر جو کچھ گذر رہی ہے ناممکن ہے کہ پنڈت جی کو اس کا علم نہ ہو۔

یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حکومت ہند کے زیر سایہ جو مظالم اس طرح اب بھی مسلمانوں پر ہو رہے ہیں وہ گذشتہ ہولناک واقعات کے سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ پنجاب میں جو کچھ ہوا اگرچہ ناقابل فراموش ہے۔ لیکن کہا جاسکتا ہے کہ وہ جو کچھ ہوا غصہ میں ہوا۔ اس خیال سے ہوا۔ کہ بعض لیڈروں کو پاکستان کے جبری طور پر معرض ظہور میں آجانے پر سخت رنج تھا۔ انہوں نے طیش میں آکر اپنے دل کا بخار نکالا ہے۔ اگرچہ یہ وجہ بھی نہایت غیر منصفانہ ہے۔ لیکن خیر ہم مان لیتے ہیں کہ یکدم غصہ میں آجانے سے انسان آپے سے باہر ہوجاتا ہے۔ مگر ایسی حالت میں کوئی نامناسب اور غیر انسانی فعل سرزد ہوجائے تو معذوری کی بنا پر نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ لیکن گودھرا۔ کلکتہ۔ علی گڑھ میں جو کچھ اب ہوا ہے۔ اور ابھی ہو رہا ہے۔ یہ تو ہرگز قابل بے اعتنائی نہیں ہے۔ اور ہرگز پنڈت جی کے اس قول کی تائید نہیں کرتا کہ حکومت ہند ایک غیر دینی حکومت ہے۔ اور اس نے ارادہ کیا ہوا ہے کہ وہ ان عہدوں کو جو گاندھی جی سے کئے ہوئے ہیں۔ پایہ تکمیل تک پہنچا رہی ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ باوجودیکہ گودھرا میں مسلمانوں کو سخت اذیت دی گئی ہے۔ ان کے مکانات پھونک دیئے گئے ہیں۔ ان کو لنگڑا کیا گیا ہے۔ لیکن خود پنڈت جی اپنے ایک بیان میں ان واقعات کے متعلق فرما رہے ہیں کہ ابتداء مسلمانوں نے کی تھی۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ہند میں کوئی مسلمان خواہ وہ کتنا ہی لیگی قسم کا کیوں نہ ہو۔ اب اتنا نادان ہے کہ وہ خواہ مخواہ ایک اکثریت کے مقابلہ میں کوئی ایسی حرکت کرے جیسی کہ پنڈت جی نے اپنے بیان میں فرمائی ہے۔ کہا گیا ہے کہ پہلے ایک درگاہ کا جھنڈا غیر مسلموں نے اتار دیا تھا لیکن اس واقعہ کے بعد مسلمانوں کے علاقہ میں ہندوؤں کو قتل کیا گیا۔ اس پر ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ بولدیا۔ اور وہ ہوا جو ہوا۔ کیا کوئی عقلمند ایسی باتیں مان سکتا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آسکتا کہ مسلمان یہ جانتے ہوئے۔ کہ حکومت کی باگ ڈور کلیۃً غیر مسلموں کے ہاتھوں میں ہے کسی غیر مسلم کے قتل کے مرتکب ہوتے۔ لیکن اگر بفرض محال یہ تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر بھی اگر حکومت چاہتی تو ان واقعات کو روک سکتی تھی۔ گودھرا میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ ہو نہیں سکتا کہ غیر مسلم جو تعداد میں تھوڑے تھے بغیر کسی حوصلہ افزائی کے ان وحشیانہ حرکات کے مرتکب ہوسکتے۔

الغرض اگر پنڈت جی اور آپکی حکومت نے ان عہدوں کو پورا کرنے کا تہیہ کیا ہے جو انہوں نے گاندھی جی سے کئے ہوئے ہیں۔ اور حکومت ہند ایک غیر فرقہ دارانہ اور غیر دینی حکومت ہے تو اس کو اس کا ثبوت اپنے اعمال سے دینا چاہیئے۔ محض دعوے کوئی معنی نہیں رکھتے۔ ویسے واقعات آپ کے دعووں کو جھٹلا رہے ہیں۔ جتنی جلد ممکن ہو۔ ان کا انسداد کرنا آپ کے وعدوں اور آپ کی طرز حکومت کے ادعا کا اولین تقاضہ ہے اور اس معاملہ میں سختی سے کام لینا چاہیئے۔ پنڈت جی نے پاکستان کو طنزاً ایک دینی حکومت کہا ہے۔ جس کے معنے شاید فرقہ دارانہ کے لئے گئے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اگر ایک غیر دینی یا غیر فرقہ دارانہ حکومت کے زیر سایہ ایسے فرقہ دارانہ واقعات ہوسکتے ہیں تو اس سے کہیں زیادہ فرقہ دارانہ حکومت کے زیر سایہ ہوتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ خدا کے فضل سے پاکستان کا دامن ان سے پاک ہے۔ اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ اور پاکستان اسلامی رواداری کا ایک اچھا نمونہ اپنی ہمسایہ غیر دینی۔ غیر فرقہ دارانہ جمہوری حکومت کے سامنے پیش کریگا۔

بنی آدم اعضاء یکدیگرند

تمام مذاہب کی بناء اس پر ہے کہ انسان انسان سے مل جل کر محبت اور آشتی سے زندگی بسر کرے۔ کوئی بھی مذہب ایسا نہیں ہے جو آپس میں بیر اور دشمنی سکھاتا ہو مذاہب کے علاوہ دوسری سوسائٹیاں اور انجمنیں بھی جو وقتاً فوقتاً دنیا میں ظہور پذیر ہوتی رہی ہیں۔ ان کا مطمح نظر بھی یہی رہا ہے یہانتک کہ وہ لوگ جو دہریہ کہلاتے ہیں وہ بھی اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ بنی نوع انسان کو اخوت اور محبت کے اصولوں پر کاربند ہونا چاہیئے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی بے نظیر کتابوں میں کئی کئی اسلوب بیان اس بات کو واضح کرنے کے لئے اختیار کئے ہیں۔ چنانچہ آپ کا مشہور مصرع ہے۔

بنی آدم اعضاء یکدیگرند

لیکن اس کے باوجود ہم دیکھ رہے ہیں کہ انسان انسان کو پھاڑ کھانے سے ذرا گریز نہیں کرتا۔ ذرا سے موہوم فائدہ کیلئے اپنے سگے بھائی کا خون پینے کو تیار ہوجاتا ہے۔ بنی نوع انسان کے مٹانے کیلئے موقع پانے پر ذرا کوتاہی نہیں کرتا۔ ایک لمحہ میں ایک دوسرے سے آنکھیں پھیر لیتا ہے۔ آپ اپنے ہاتھ سے اپنے اعضاء کو کاٹ دیتے سے نہیں ہچکچاتا۔ اپنے بھائیوں کا نام ونشان صفحۂ ہستی سے محو کر دینے کے لئے مہلک سے مہلک ہتھیار ایجاد کرتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا کبھی انسان اس حقیقت کو سمجھیگا۔ اور اپنے بھائیوں اور اپنے ہی اعضاء کو تباہ کرنے سے باز آئیگا۔ یا تمام نیک لوگوں کی وہ محنتیں اور مشقتیں جو انہوں نے انسانیت کے اس اصول کو قائم کرنے کیلئے اٹھائی ہیں۔ بالکل رائیگاں جائیں گی۔ اور دنیا ضرور تباہی کے کنارے لگ کر رہیگی۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ لوگ جو آج سب سے زیادہ دانشمند سمجھے جاتے ہیں۔ اپنے اعمال سے ثابت کر رہے ہیں کہ تباہی ضرور آکر رہیگی ورنہ روس امریکہ اور برطانیہ اور دوسرے مغربی ممالک میں جہاں یہ دانشمند لوگ رہتے ہیں یہ تباہی کی تیاریاں کیوں ہو رہی ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "نزول المسیح" میں فرماتے ہیں:۔

"اس لئے میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے۔ کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی رُوح سے بولتا ہوں۔"

"ہر ایک شخص اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ وحشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ جاہ وحشمت خدا نے اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے۔ کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اسی کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر مال و دولت عطاء کرے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے۔ یا حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے۔ اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے۔ اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سُناتا ہے۔ وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔ اور وہ جسکی تحقیر کی گئی ہے۔ ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں۔ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دُعا مانگنے میں سُست ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اُس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔"

سرزمین سنگاپور میں مختلف اقوام کا تناسب آبادی

ملائی قوم کی غفلت کا افسوسناک نتیجہ

از مکرم میاں عبدالحی صاحب مجاہد اسلام سنگاپور

سنگاپور کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی ایک اجنبی شخص کے دل میں سب سے پہلا یہ سوال پیدا ہؤا کرتا ہے کہ آیا یہ شہر فی الحقیقت ملائیوں کا ہے یا چینیوں کا۔ اور شاید اگر اسے یہ معلوم نہ ہو۔ کہ یہ شہر ملایا کا ایک حصہ ہے۔ (گو ۱۹۴۸ء کی فیڈریشن کی رو سے اس کو انتظامی لحاظ سے فی الحال علیحدہ حیثیت دیدی گئی ہے) تو وہ اپنے دل میں یہی سمجھے گا کہ وہ چین میں واقع کسی بین الاقوامی شہر میں گشت لگا رہا ہے۔ جہاں اصل آبادی تو چینیوں کی ہے۔ مگر اسکے ساتھ ساتھ ملائی۔ ہندوستانی۔ یوروپین۔ یوریشین۔ اور دیگر متفرق قومیں آباد ہیں۔ یہ صرف خیال ہی نہیں۔ بلکہ سنگاپور اور ملایا کی آبادی کے اعداد و شمار جو ۱۹۴۸ء کے آغاز میں شائع ہوئے ہیں۔ اس بات کو ثابت کر دیتے ہیں کہ کس طرح چینی قوم سنگاپور میں خصوصاً اور ملایا میں عموماً چھا گئی ہوئی ہے۔ چنانچہ سنگاپور کے کل ۹۴۰۷۵۶ نفوس میں سے چینیوں کی تعداد ۷۲۸۵۲۳ یعنی قریباً ۷۷½ فی صدی ہے۔ ملائیوں کی تعداد ۷۳۸۰۲ یعنی ۷-۸ فی صدی۔ دوسرے ملیشن (جاوا سماٹرا وغیرہ جزائر کے باشندے) ۱۴۲۷۸ ہندوستانی ۷۱۳۰۰ یعنی ملائیوں سے قدرے کم۔ یوروپین ۹۰۱۲ اور یوریشین ۸۷۹۰ اور دیگر متفرق اقوام کی تعداد ۶۵۴۸ ہے۔ اس طرح ملایا (سنگاپور علیحدہ کرتے ہوئے) کی ۴۹۱۴۸۶۷ کی آبادی میں سے ملائیوں کی تعداد ۲۱۳۰۴۹۳ یعنی قریباً ۴۵ فیصدی۔ چینیوں کی تعداد ۱۸۸۰۴۵۲ یعنی ۳۸½ فیصدی کے لگ بھگ۔ دوسرے ملیشن کی تعداد ۲۶۴۶۲۰ یعنی ۵½ فیصدی کے قریب۔ ہندوستانیوں کی تعداد ۵۳۲۹۶۱ یعنی کم و بیش ۱۱ فی صدی۔ یورپین ۹۱۵۰۔ یوریشین ۹۹۸۶ اور دیگر ۲۶۸۱۹ ہیں۔ مندرجہ بالا اعداد و شمار سے آسانی سے اس امر کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ سنگاپور میں خصوصاً اور ملایا میں عموماً چینی کس کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں اگر سنگاپور اور ملایا کو ملا لیا جائے تو چینیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ملائیوں میں اگر دوسرے ملیشین بھی شامل کر لئے جائیں تو بھی ان کی مجموعی تعداد سنگاپور اور ملایا کے چینیوں کے مجموعے سے کم ہی رہتی ہے۔ پھر نسبت کے لحاظ سے بھی ۱۹۳۱ کے بعد چینیوں کی تعداد میں دوسروں کی نسبت زیادہ اضافہ ہؤا ہے۔ اور خطرہ ہے کہ اگر اس ملک میں چینیوں کی آمد سختی سے روک بھی دی جائے (گو ناجائز ذرائع سے ان کی آمد جاری رہتی ہے۔ اور شاید قانونی لحاظ سے بھی ان کی آمد یک قلم موقوف نہیں کی گئی) پھر بھی کچھ عرصہ کے بعد کہیں یہ قوم خود ملایا میں ہی تمام اقوام سے بڑھ نہ جائے۔

پھر یہی نہیں اس قوم کے افراد چھوٹے سے چھوٹے کام سے لے کر بڑے سے بڑے کام کرتے ہوئے کثرت سے نظر آئیں گے۔ تجارت تو اس قوم کا خاصہ ہے۔ اسی طرح ہندوستانی۔ یوروپین۔ اور یوریشین بھی اپنی تعداد اور حیثیت کے مطابق مختلف شعبہ جات زندگی میں کام کرتے نظر آجائینگے مگر افسوس ہے کہ جہاں سنگاپور میں ملائیوں کی آبادی کم ہے۔ وہاں زندگی کی دوڑ میں بھی وہ دوسروں سے بہت پیچھے ہیں۔ آپ ملائی آبادی میں چلے جائیں تو وہاں بھی آپ کو دکاندار زیادہ تر چینی یا پھر ہندوستانی نظر آئیں گے۔ ملائی نام کو ہی ملے گا۔ ان سے تو ملیشین کی حالت یقیناً اچھی ہے۔ گو اب ملائیوں میں بھی بیداری کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور اب جہاں ایک طرف تعلیم کی طرف ان کی پہلے سے زیادہ توجہ ہے۔ وہاں دفاتر میں بھی نظر آتے ہیں۔ اور زندگی کے دوسرے شعبہ جات میں آہستہ آہستہ حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ ہاں ایک بات ضرور ہے۔ پولیس میں ان کی تعداد کافی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ آبادی کی نسبت کے لحاظ سے سب سے زیادہ ہیں۔

ملایا میں بھی بالعموم ملائی دوسروں سے پیچھے ہیں۔ اور دوسری اقوام ان پر چھائی ہوئی ہیں۔ گو ملایا میں بھی اب بیداری کے آثار نظر آرہے ہیں۔ اور ملائی اس بات کی فکر میں ہیں کہ اپنی قومیت کو محفوظ کیا جائے۔ لیکن موجودہ حالت میں تو بہر حال وہ دوسروں سے پیچھے ہیں۔ چنانچہ ملایا کے وہ حصے جو زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ وہاں ملائیوں کی تعداد کم ہے۔ اور جو علاقے نسبتاً کم ترقی یافتہ ہیں۔ وہاں بیشک ملائی دوسروں سے بہت زیادہ ہیں۔

مگر سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ایک قوم دور دراز کے ملک سے آکر زندگی کے ہر شعبہ میں اپنا نفوذ پیدا کر لیتی ہے اور جہاں اندرون ملک میں دوسرے درجہ کی اکثریت بن جاتی ہے۔ وہاں دنیا کی مشہور ترین بندرگاہ اور فوجی اڈے میں واحد اکثریت کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔ جس کے مقابلہ میں ملک کے اصل باشندے بمشکل دسواں حصہ بنتے ہیں۔ ایک دور بیٹھی ہوئی قوم نے تو اس خطہ کی strategic اہمیت کو محسوس کیا (خواہ اس کا سبب دوسری اقوام انگریز وغیرہ کیوں نہ ہو گئے ہوں) مگر وہ جن کا ملک تھا۔ انہیں احساس بھی پیدا نہ ہؤا۔ اور پھر دوسروں کو دیکھ کر بھی یہ خیال پیدا نہ ہؤا۔ کہ ہم اس خطہ کی حفاظت کریں۔ حالانکہ سنگاپور کا جزیرہ ملایا کے انتہائی جنوبی سرے سے صرف پون میل دور ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ سنگاپور اور ملایا جغرافیائی لحاظ سے دو علیحدہ علیحدہ چیزیں نہیں۔ بلکہ ایک ہی ملک ہے۔ اور پھر جس قدر لوگ یہاں آکر آباد بھی ہوئے۔ انہوں نے بھی زندگی کی جد و جہد میں کوئی نمایاں حصہ نہ لیا۔

ملایا کے مسلمانوں کے لئے یہ بات کس قدر افسوسناک ہے۔ افسوس جس قوم نے دین و دنیا میں دنیا کی راہبری کی۔ آج اس کے افراد نہ صرف دین سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ بلکہ زندگی کی جد و جہد میں بھی پسماندہ اقوام کے زمرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں میل کی مسافت طے کرنے کے بعد ایک غیر قوم ان پر حاوی ہو جاتی ہے۔

یہ قدرت کا اٹل قانون ہے کہ جو قوم اپنی قسمت آزمائی کے لئے نکل کھڑی ہوتی ہے کامیابی اس کے قدموں کو چومتی ہے۔ پھیلنے والی اقوام بلند و بالا ہو جاتی ہیں۔ اور اپنی جگہ خاموشی سے بیٹھ رہنے والی اقوام نہ صرف دوسرے ممالک میں اپنی ترقی کے ذرائع سے محروم رہ جاتی ہیں۔ بلکہ خود اغیار ان کی سستی اور جمود سے فائدہ اٹھا کر آہستہ آہستہ ان کی تہذیب و تمدن۔ معاشرت اقتصاد غرضیکہ ہر چیز پر قابض ہو جاتے ہیں۔

اسی قانون کے پیش نظر ہمارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے سالہا سال قبل یہ تحریک فرمائی تھی کہ احمدی نوجوان بیرونی ممالک میں نکل جائیں۔ ان میں سے باہر جا کر کوئی ڈاکٹری کا کام کریگا۔ تو کوئی وکالت کا۔ کوئی کلرک ہوگا تو کوئی دوکاندار۔ کوئی تجارت کریگا تو کوئی ملازمت کو ہی اپنا ذریعہ معاش بنا لیگا۔ کوئی کسی سکول میں اپنے لئے جگہ پیدا کر لیگا۔ تو کوئی پرائیویٹ ٹیوشنز پر ہی اپنا گزارہ کر لے گا۔ غرضیکہ احمدیوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں داخل ہونے کا موقعہ مل جائے گا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کے گرد و پیش کے لوگ احمدیت سے واقف ہو جائیں گے۔ اور اس طرح سے احمدیت کی آواز ہر قسم کے طبقہ میں آسانی کے ساتھ پہنچ جائیگی۔ پھر اس زمانہ میں مختلف سوسائیٹیوں میں شامل ہو کر تبلیغ کرنے کے بہت اچھے مواقع میسر آسکتے ہیں۔ ایک احمدی کلرک کسی ایسوسی ایشن کا ممبر بن کر بیسیوں بلکہ بعض اوقات سینکڑوں لوگوں تک آسانی سے احمدیت کا پیغام پہنچا سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسرا شخص کبھی بھی وہ تعلقات پیدا نہیں کر سکتا۔ اور پھر اگر وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرے گا۔ تو لامحالہ اپنے گرد و پیش کے لوگوں میں یہ اثر پیدا کر دیگا کہ اس شخص کے خیالات اور افعال دوسروں سے علیحدہ اور ممتاز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں یہ وعدہ فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ انہیں دوسروں سے ایک ممتاز زندگی دے دی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دنیا نہ صرف تھیوری کے لحاظ سے اسلام کی تعلیم سے واقف ہو جائے گی۔ بلکہ عملی رنگ میں زندگی کے ہر شعبہ میں نمونہ اسلام دیکھ کر آہستہ آہستہ اور اندر ہی اندر اسلام کی طرف کھینچی چلی آئے گی۔ یہاں تک کہ وہ موعود گھڑی آجائے جب لوگ فوج در فوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہونا شروع کر دیں۔

تربیت میں عزم بالجزم

جو احباب خود نیکی میں حصہ لیتے ہیں اور دوسروں کو نیکی کی تلقین کرتے ہیں۔ اور تربیت کے فریضہ کی اہمیت کو سمجھتے ہیں وہ تربیت کے معاملہ میں عزم بالجزم سے کھڑے ہوئے اور استقلال سے کام کو جاری رکھتے ہیں اور خدا کے دامن کو نہیں چھوڑتے جب تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔ قرآن کریم میں ہے اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ کہ اے مومن! جب تو عزم کرے تو پھر اللہ پر توکل اور بھروسہ کر اور پیچھے مڑنے کا نام نہ لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزم اور استقلال کا پتہ اس آیت سے ہوتا ہے کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ کہ شاید تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اس لئے کہ یہ لوگ ایماندار کیوں نہیں ہوتے۔ پس یہ نمونہ ہے جو خدا تعالیٰ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا پیش کیا ہے۔ گویا ہر مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے بھائیوں اور عزیزوں کی اصلاح میں پوری تندہی سے کام لے۔ اور اگر جان کو جوکھوں میں ڈالنا پڑے تو بھی دریغ نہ کرے۔ (قمر الدین مولوی فاضل)

پتہ مطلوب ہے مسمیان رمضان و مہر دولی و لطیف ذات بافندہ پیشہ حجام سکنہ خاص ریاست نابھا اور ہیراں بنت جانی غفور و نعمت پران جانی لاہور سے راولپنڈی و جہلم کی طرف گئے تھے۔ جس شہر میں ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ خدا بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۵ درکھانہ ڈاکخانہ اسٹیشن درکھانہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

درخواست دعائے مغفرت:۔ میری لڑکی ثریا جمیل بعمر ۱۶½ سال کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت واقع ہوئی تھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔ خاکسار غلام جیلانی

جمع بین الصلوٰتین اور ترتیب نماز

(از ملک سیف الرحمٰن صاحب واقف زندگی)

نماز کے مقررہ اوقات۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء اور فجر اپنے اندر قدرتی ترتیب رکھتے ہیں۔ اور اگر نمازیں اپنے اپنے وقت کے اندر ادا ہوں تو اُن میں تقدیم و تاخیر کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا نہ عصر کا وقت ظہر سے پہلے آسکتا ہے اور نہ ظہر کا عصر کے بعد ظہر بہر حال پہلے ہے اور عصر بہر حال بعد میں اسی بناء پر بعض فقہاء نے فرضیت ترتیب کے مفہوم کو مشکوک نگاہوں سے دیکھا ہے۔ اور انہیں اس کی یہ تاویل کرنی پڑی ہے۔ کہ فرضیت ترتیب کا تعلق نفس صلوٰۃ سے ہے اوقات صلوٰۃ سے نہیں اس تاویل کی زیادہ واضح مثال اُس وقت سامنے آتی ہے۔ جب کہ کچھ نمازیں فوت ہو جائیں اور اُن کی قضاء کا سوال درپیش ہو یا کسی وجہ سے جمع صلوٰۃ کی ضرورت پیش آجائے۔

اس حالت میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ جس ترتیب سے نمازیں فوت ہوئی ہیں ان کی قضاء بھی اُسی ترتیب سے فرض ہے۔ لیکن ترتیب کی یہ فرضیت دائمی نہیں۔ بلکہ کسی دقت یا مشقت کے پیش آجانے سے اس ترتیب کو بدل ڈالنا صرف جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں ضروری بھی ہے اس دقت یا مشکل کی ایک تشریح نسیان ہے۔

امام ابو حنیفہ اور امام مالک دونوں اس امر پر متفق ہیں کہ اگر ایک شخص جس پر ظہر کی قضاء فرض ہے۔ بھول کر پہلے عصر کی نماز پڑھ لے اور بعد میں اسے یاد آئے کہ اُس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی۔ تو ایسے شخص کے لئے ضروری نہیں کہ ظہر کی نماز قضاء کرنے کے بعد عصر کی نماز پھر دوبارہ پڑھے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ نے وقت کی تنگی کو بھی یہی حیثیت دی ہے۔ اُن کی رائے ہے کہ اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ فوت شدہ نماز کو قضاء کرنے کی صورت میں حاضر الوقت نماز کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہے تو پھر ترتیب فرض نہیں رہے گی۔ بلکہ اس صورت میں ضروری ہے۔ کہ پہلے وقتی نماز پڑھی جائے۔ اور اس کے بعد فوت شدہ نماز کو قضاء کیا جائے پھر امام صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی کوئی نماز فوت ہو جائے دوسرے وقت میں گنجائش ہے اور فوت شدہ نماز یاد بھی ہے لیکن اس کے باوجود وہ مسلسل چھ وقت کی نمازیں ادا کر لیتا ہے۔ تو اس صورت میں بھی ترتیب کی فرضیت ساقط ہو جائے گی۔ اور فوت شدہ نماز کو قضاء کئے بغیر اُس نے جو چھ نمازیں اپنے اپنے وقت کے اندر ادا کی ہیں۔ وہ صحیح ہو جائیں گی۔ ترتیب کے بارہ میں امام شافعی کا مسلک یہ ہے۔ کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا مستحسن تو ہے لیکن فرض اور ضروری نہیں امام ابو حنیفہ اور امام مالک اپنے مسلک کی صحت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے استدلال کرتے ہیں...........

کیونکہ جب بھی کسی عذر کی وجہ سے حضور علیہ السلام کی کوئی نماز فوت ہوئی تو آپ نے اُس کی قضاء میں ترتیب کو ملحوظ رکھا اور جب حضور کے اس عمل کو آپ کے ارشاد صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي یعنی اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو نتیجہ اسی امر کی وضاحت کرے گا۔ کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء میں ترتیب ضروری ہے

امام شافعی اس استدلال کا یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ ضروری نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل وجوب پر محمول ہو حنفیہ صاحب کہ اس خاص مسئلہ میں آنحضرت کا یہ ارشاد بھی موجود ہے اذا نسی احدکم صلوٰۃ فذکرھا وھو فی صلوٰۃ مکتوبۃ فلیتم التی ھو فیھا فاذا فرغ منھا قضی التی نسی ہدایہ صفحہ ۱۴۷ یعنی جب تم میں سے کوئی نماز بھول جائے۔ اور اُسے اس وقت یاد آئے جب وہ دوسرے وقت کی نماز پڑھ رہا ہے تو وہ اپنی نماز پوری کرے اور بعد میں اس نماز کی قضاء کرے جسے وہ بھول گیا ہے غرض امام شافعی رحمہ فرماتے ہیں۔ لیس ھھنا شیء یمکن ان یجعل اصلاً فی ھذا الباب یعنی اس مسئلہ کے بارہ میں کوئی ایسی نص نہیں جسے ہم ترتیب کے فرض ہونے کی اصل اور بنیاد قرار دے سکیں

اس تمہیدی نوٹ کے بعد ہم اپنی بحث کے اصل موضوع یعنی جمع صلوٰتین اور ترتیب کو لیتے ہیں۔ یہ امر تو سب کو مسلم ہے کہ عام حالات میں جمع صلوٰتین کے موقعہ پر ترتیب کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے بحث صرف اس سوال سے ہے کہ آیا یہ ترتیب ہر حال میں ضروری ہے یا کسی ضرورت کے پیش آجانے پر اس میں تقدیم و تاخیر کی اجازت بھی ہے۔ اور اگر اجازت ہے تو کیا جماعت میں شمولیت ایسی ضرورت ہے جو اس تقدیم و تاخیر کے لئے وجہ جواز بن سکے جہاں تک حنفی فقہاء کا نقطہ نظر ہے ان کے نزدیک یہ سوال ہی غیر متعلق ہے کیونکہ وہ جمع صلوٰتین کے ہی قائل نہیں امام مالک اور امام شافعی جمع کے قائل ہیں۔ لیکن جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے ہمیں فقہ کی کسی کتاب میں ایسی بحث نہیں ملی جس سے اس مسئلہ کے متعلق ہر دو ائمہ کی رائے کا علم ہو سکے پس اس لحاظ سے یہ ایک بالکل نئی بحث ہے لیکن جو کچھ اس مسئلہ کے متعلق ہم اوپر کے تمہیدی نوٹ میں بیان ہو چکا ہے اُس میں اس مسئلہ کے حل میں ہمیں کافی مدد مل سکتی ہے کیونکہ مذکورہ تمہیدی نوٹ سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو چکا ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء میں ترتیب کے فرض ہونے کا مسئلہ اختلافی ہے۔ اس کے متعلق کوئی صریح نص موجود نہیں۔ اس لئے فقہاء نے اس کے حل میں اجتہاد سے کام لیا ہے۔ امام شافعی رحمہ کا رجحان اس طرف گیا ہے۔ کہ ترتیب فرض نہیں امام صاحب کے نزدیک ترتیب فرض تو ہے لیکن ضرورت و مشقت کے موقع پر اس میں تغیر و تبدل ہو سکتا ہے نیز اس وضاحت کو دیکھتے ہوئے ہمیں

جماعت کے اُن بزرگوں کی رائے زیادہ صائب معلوم ہوتی ہے جو جمع صلوٰتین کے موقعہ پر نماز با جماعت میں شمولیت کی وجہ سے ترتیب کو ضروری نہیں سمجھتے۔ اگر ظہر ہو چکی ہے۔ اور جمع کے ارادہ سے عصر کی جماعت کھڑی ہے۔ تو بعد میں آنے والے شخص کے لئے ضروری نہیں کہ وہ پہلے ظہر پڑھے اور پھر بعد میں عصر کی جماعت میں شامل ہو بلکہ اُس کے لئے مناسب یہ ہے۔ کہ وہ فوراً جماعت میں شامل ہو جائے۔ اور بعد میں ظہر کی نماز پڑھ لے کیونکہ جماعت میں شمولیت کی ضرورت یقیناً ایسی ضرورت ہے۔ جو ترتیب میں تقدیم و تاخیر کا باعث بن سکے۔ کیونکہ نماز با جماعت اصل ہے۔ اور جہاں تک جمع صلوٰتین با جماعت کا تعلق ہے۔ بعد میں آنے والے شخص کے لئے حاضر الوقت نماز عصر ہے۔ اور اس کی ظہر اس لحاظ سے ایک رنگ میں اُس سے فوت ہو چکی ہے۔ پس ایسی حالت میں نماز با جماعت کے ہوتے ہوئے انفرادی نماز کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ ہماری اس رائے کی تائید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے۔ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ۔ منتقی جلد اصفحہ ۱۶۵ یعنی جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس نماز کے سوا کوئی اور نماز جائز نہیں۔ اگرچہ اس حدیث کو فقہاء نے صرف نوافل پر محمول کیا ہے لیکن جیسا کہ اس کے الفاظ سے ظاہر ہے اس حدیث کا مفہوم عام ہے اور اسے اس حد میں مقید کرنے کی کوئی وجہ نہیں نظر آتی۔

دوسری دلیل اس رائے کی تائید میں یہ ہے کہ قلت تکلیف اور عدم حرج مسائل اجتہادیہ کے بنیادی اصول ہیں لیکن ان اصول پر عمل اس صورت میں ممکن ہے۔ جب کہ مسئلہ زیر بحث میں ترتیب کو فرض قرار نہ دیا جائے۔ کیونکہ اگر بعد میں آنے والے شخص کے لئے ترتیب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہو۔ تو سب سے پہلے اُسے یہ معلوم کرنا پڑے گا۔ کہ یہ کونسی نماز ہے ظہر ہے یا عصر بعض دفعہ موقعہ پر کوئی ایسا شخص موجود نہیں ہوتا جو یہ بتا سکے کہ کس نماز کی جماعت کھڑی ہے اس طرح اسے اس تحقیق میں کافی پریشان ہونا پڑتا ہے کبھی وہ سمجھتا ہے ظہر ہے کبھی خیال کرتا ہے عصر ہے بتلانے والے بھی کبھی مختلف الاقوال ہو جاتے ہیں ایک کہتا ہے عصر ہے دوسرا زور دیتا ہے ظہر ہے پھر اگر وہ ظہر سمجھ کر جماعت میں شامل ہو جاتا ہے اور دوران نماز میں اُسے علم ہوتا ہے۔ کہ یہ تو عصر کی نماز ہے۔ تو اُسے نماز توڑنی پڑے گی۔ اور اگر اسے اس بات کا یقینی اور علم ہو گیا ہو کہ یہ عصر کی جماعت ہے۔ تو پھر اُسے یہ سوچنا پڑے گا۔ کہ ظہر کی نماز کہاں پڑھے۔ بعض دفعہ الگ جگہ میسر نہیں ہوتی اور اگر صف کے اندر ہو کر اپنی نماز شروع کرے تو یہ دو عملی ہو گی۔ جو بجائے خود ایک معیوب امر ہے۔ پھر اُس کے ساتھ اسے نماز سے جلد فارغ ہونے کی تشویش ہو گی۔ تاکہ اپنی نماز سے فارغ ہو کر جماعت میں شامل ہونے کا اسے موقع مل جائے۔ ایسی حالت میں خشوع اور طمانیت کی جو حالت ہو گی۔ وہ ظاہر ہے حالانکہ یہ امور نماز کی بنیادی خصوصیات سے تعلق رکھتے ہیں غرض جمع صلوٰتین کے مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے زیر بحث

صورت میں ترتیب کو فرض قرار دینا جہاں بہت سے تکلفات کا باعث ہے۔ وہاں عدم حرج کے مسلمہ اصل کے بھی خلاف معلوم ہوتا ہے۔

تیسری دلیل اس رائے کی تائید میں یہ ہے کہ ترتیب نماز کی اندرونی ترتیب سے زیادہ اہم نہیں نماز کے اندرونی اجزاء ایک دوسرے سے اس طرح پیوست ہیں۔ کہ اُن کو جان واحد کی حیثیت حاصل ہے۔ لیکن عذر کے پیش نظر ان اجزاء کی ترتیب میں ردو بدل نماز کی صحت میں خلل کا باعث نہیں بنتا۔ ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں لیکن اگر بھول سے ایک سجدہ رہ جائے اور تشہد کے بعد یاد آئے تو اس وقت سجدہ کر لینے سے سجدہ ادا ہو جائیگا اسی طرح اگر کوئی شخص نماز با جماعت میں ایسے وقت میں شامل ہو جبکہ امام نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں تو صحیح مسلک کے مطابق بعد کی رکعتیں جو وہ امام کے ساتھ پڑھے گا۔ اس کی بھی آخری رکعتیں ہوں گی۔ اور جو رکعتیں وہ امام کے بعد اپنے طور پر پڑھیگا۔ وہ اس کی پہلی رکعتیں ہونگی پس جس طرح اتباع امام کی وجہ سے نماز کے اندرونی اجزاء میں تبدیلی ہو سکتی ہے اسی طرح جماعت میں شمولیت کی وجہ سے بھی مختلف نمازوں کی ترتیب میں تبدیلی جائز ہونی چاہیئے اور جس طرح بعد میں آنے والے کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ پہلے وہ اُن رکعتوں میں پڑھے جو اس کے آنے سے پہلے امام پڑھ چکا ہے۔ اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ اسی طرح بعد میں آنے والے کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہونا چاہیئے کہ پہلے وہ اس نماز کو پڑھے جو اس کے آنے سے پہلے امام پڑھ چکا ہے اور پھر جماعت میں شامل ہو۔ اس کے بعد ہم ایک اور ضمنی مسئلہ کو بیان کرنا چاہتے ہیں وہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر جماعت کھڑی ہو اور ایک شخص بعد میں یہ سمجھ کر اس میں شامل ہو جائے کہ یہ ظہر ہے حالانکہ عصر کی نماز پڑھی جا رہی تھی۔ تو اس شخص کی نماز کا کیا بنیگا۔ امام شافعی امام احمد اور حضرت ابو درداء صحابی کا مسلک یہ ہے کہ اگر وہ ظہر کی نیت سے شامل ہوا ہے تو اس کی ظہر ہو جائے گی عصر وہ بعد میں پڑھ لے۔ کیونکہ امام شافعی کے نزدیک امام اور ماموم میں اتحاد نیت ضروری نہیں چنانچہ حضرت ابو درداء سے روایت ہے انہ سئل عن رجل دخل المسجد والقوم فی الصلوٰۃ العصر وھو یحسب انھا صلوٰۃ الظھر فائتم بہ قال صلوتہ جائزۃ (منتقی جلد اصفحہ ۲۳۳) یعنی حضرت ابو درداء سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو مسجد میں ایسے وقت میں آیا جب کہ عصر کی جماعت ہو رہی تھی لیکن اُس نے سمجھا کہ یہ ظہر کی جماعت ہے اور وہ اسی نیت سے شامل ہوا تو حضرت ابو درداء نے فرمایا۔ کہ اُس کی نماز جائز ہے امام صاحب کی رائے یہ ہے کہ اس کی یہ نماز جائز نہیں اُسے ظہر اور عصر دونوں نمازیں دوبارہ پڑھنی چاہیئیں۔ اس رائے کی تائید حضرت حسن بصری اور حضرت ابن عمر کے اس اثر سے ہوتی ہے جاء عباد الی المسجد فی یوم مطیر فوجدھم یصلون العصر فصلی معھم وھو یظن انھا الظھر ولم یکن صلی الظھر فلما صلوا عاد اتی العصر فاتی الحسن فسالہ عن ذالک فامرہ ان یصلیھما جمیعا عن ابن عمر قال یصلی

...بیہقی اور العصر۔ طحاوی جلد اول صفحہ ۲۱۲۔ یعنی امام کے ... مسجد میں آئے۔ لوگ عصر پڑھ رہے تھے۔ لیکن وہ ... سمجھ کر شامل ہو گئے۔ نماز ختم ہونے کے بعد جب انہیں ... ہوا کہ یہ عصر تھی تو انہوں نے حسن بصری سے فتویٰ پوچھا آپ نے فرمایا دونوں دوبارہ پڑھو حضرت ابن عمرؓ سے جب یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا پہلے ظہر پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھی جائے ... ترتیب کے متعلق اوپر گذر چکی ہے اس کو سامنے رکھا جائے زیادہ ترجیح دے کہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایسے مقتدی کی نماز ہونی چاہیئے جو امام نے پڑھی ہے۔ کیونکہ اگرچہ لفظاً ... نیت امام کی نیت سے مختلف ہے لیکن فی الحقیقت مختلف نہیں۔ کیونکہ جماعت میں اس کی شمولیت در اصل ... پر ہے کہ جو نماز امام پڑھ رہا ہے وہی نماز پڑھنے کے لئے وہ جماعت کے ساتھ شامل ہوا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے مثلاً مقتدی یہ سمجھے کہ امام تیسری رکعت میں ہے حالانکہ وہ دوسری پڑھ رہا تھا۔ پس جس طرح اس خیال کی بناء پر مقتدی اور امام کی رکعتیں مختلف نہیں ہو جاتیں۔ بلکہ مقتدی کی بھی وہی رکعت ہوتی ہے جو امام کی ہے۔ اسی طرح اس غلط فہمی کی وجہ سے مقتدی اور امام کی نمازیں مختلف نہیں ہونگی بلکہ مقتدی کی بھی وہی نماز ہوگی جو امام کی ہوگی۔

اس مضمون کو ختم کرنے سے پیشتر ہم ایک اور اہم امر کی وضاحت بھی ضروری سمجھتے ہیں وہ امر یہ ہے کہ یہ ساری بحث صرف مسئلہ کی وضاحت سے متعلق تھی۔ لیکن جہاں تک عمل کا سوال ہے اس کے متعلق یہ اصل یاد رکھنا چاہیئے کہ کہ ہر ایسا اجتہادی مسئلہ جو فقہاء امت کی اکثریت کا معمول بہا ہے اور جماعت کا سابقہ عمل بھی اس کے مطابق ہے۔ کسی فرد جماعت کو اس وقت تک اُسکے خلاف عمل کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ جب تک کہ خلیفہ وقت یا اس کی طرف سے مقرر کردہ مجلس العلماء پہلے عمل کے خلاف فتویٰ صادر نہ کریں پس ایک سچے مومن کی نشان یہ ہے کہ وہ کسی انفرادی رائے کو جماعتی عمل پر کسی وقت بھی ترجیح نہ دے اور اس کو اپنی زندگی کا معمول یہ بنائے جس کا نظام جماعت اس سے تقاضہ کرتا ہے۔

یونیورسٹی ہال اُردو کانفرنس میں ایک سبق آموز نظارا

اسلامی فطرت صحیحہ کی آواز

(از مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم اے)

چند دن ہوئے یونیورسٹی ہال میں اردو کانفرنس کے زیر انتظام ایک مشاعرہ کا انعقاد ہوا جیسا کہ احباب جانتے ہیں بدقسمتی سے مسلمانوں میں یہ طریق چل گیا ہے کہ وہ وعظ اور نصیحت کی مجالس میں تو کم شریک ہوتے ہیں مگر راگ رنگ اور ہنگامی مجالس میں جوق در جوق شامل ہوتے ہیں اس جلسہ میں بھی مرد اور خواتین بکثرت تعداد میں شامل ہوئے۔ اور مستزاد یہ کہ خواتین میں کثرت ایسی لڑکیوں کی تھی۔ جو اسلامی تعلیم کے خلاف بے پردگی کی حالت میں سٹیج پر بیٹھی تھیں۔ اور مردوں کی طرح اشعار کی داد دے رہی تھیں جب مشاعرے کے آخر میں ایک مشہور شاعر کی باری آئی۔ تو حاضرین نے پر زور فرمائش کی۔ کہ وہ اپنی ایک نظم رقاصہ سنائیں۔ شاعر صاحب پہلے کچھ کترائے۔ مگر جب لوگوں نے اصرار کیا۔ تو انہوں نے نظم سنانی شروع کی جب وہ اس شعر پر پہنچے کہ ؎

ہاں ہاں مسلماں زادیاں — پردے کی ہیں آبادیاں

تو مردوں نے تالیوں اور شور و شر سے ہال سر پر اٹھا لیا۔ شیم شیم اور ڈوب مرو کے نعرے بلند ہوئے۔ بہر حال شاعر نے آگے پڑھنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ وہ اس شعر پر پہنچے ؎

لیکن ٹھہر جا تا ذرا — اس میں نہیں تیری خطا
مردوں میں غیرت ہی نہیں۔ قومی حمیت ہی نہیں

جونہی شاعر نے یہ شعر پڑھا۔ تو خواتین نے پُر زور تالیاں بجائیں۔ شرم شرم اور شی شی کی آوازیں بلند ہوئیں اور مردوں پر سمت کھسیانے پن کا عالم طاری ہو گیا۔ بہر کیف شاعر نے کچھ وقفے کے بعد پھر پڑھنا شروع کیا۔

اب رنگ ہی کچھ اور ہے۔ بے غیرتی کا دور ہے

جب یہ شعر پڑھا گیا۔ تو مردوں اور خواتین دونوں نے تالیاں بجائیں اور یہ سمجھ کر چوٹ فریق مخالف پر ہے خوب آوازے کسے۔ حتیٰ کہ ایسی ہڑبونگ میں مشاعرہ ختم ہو گیا۔

مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ آخر یہ حالت کیوں پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس کا کیا علاج ہے؟ سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلمانوں میں غور و فکر اور اہل علم اصحاب کی کمی نہیں۔ اور اسلامی تمدن اور تعلیم سے واقفیت رکھنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔ پھر کیا وہ اتنی سی بات بھی نہیں سمجھ سکے کہ اسلام نے عورتوں کے لئے کھلے منہ مردوں کی مجالس میں شرکت منع فرمائی ہے کیا حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی ایک واقعہ بھی اس امر کی تائید میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ کسی علمی یا ادبی مجلس میں یا کسی اور موقعہ پر عورتیں بھی مردوں کی مجلس میں اسی طرح گھس کے بیٹھی ہوں جس طرح کہ آج کل کا فیشن ہے۔ ہمیں ایک واقعہ حضرت رسول کریمؐ کی زندگی میں یاد ہے کہ مسجد نبوی میں بعض فوجی کرتب دکھلانے والے آئے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو اپنے پیچھے کھڑا کر کے وہ کرتب دکھائے۔ افسوس ہے کہ موجودہ تہذیب کی لعنت کا یہ اثر ہوا ہے کہ بعض دفعہ اچھی باتوں میں بھی شیطانی رنگ جمانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مستورات کی تعلیم کے سب سے زیادہ مؤید ہم ہیں۔ اور استثنائی حالت میں تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں کہ عورتوں کو بڑی بڑی علمی ڈگریاں اور فنون حاصل کرنے چاہئیں مگر ہم کبھی اس امر کی تائید میں نہیں کہ کوئی ایسی مجلس ہو جہاں عورتیں اور خصوصاً جوان لڑکیاں مردوں میں اس طرح گھل کے بیٹھیں کہ اسلامی حدود شکست ہو کر رہ جائیں پردے کی خوبی ہی یہ ہے۔ کہ وہ عورتوں کو اپنے حلقہ میں جد و جہد کرنے کی اجازت اور آزادی دیتا ہے۔ اور اسلامی نظام کی بنیاد ہی اس امر کی پر ہے کہ عورتوں کی ذمہ داریاں الگ ہیں اور مردوں کی الگ ہیں۔ مگر چونکہ دونوں ایک ہی قوم کے جزو ہیں۔ اس لئے دونوں کے لئے یہ لازمی ہے۔ کہ وہ قومی مقاصد کے حصول کے لئے کوشاں ہوں۔ البتہ اس حصول کے رستے الگ الگ ہیں وہ تعلیم حاصل کریں مگر زنانہ سکولوں میں۔ مردانہ سکولوں میں نہیں وہ فوجی فنون بھی سیکھیں مگر الگ حلقے میں۔ مردانہ اداروں میں نہیں یہ قیود ایسی ہیں جن پر قوم کے اخلاقی تناسب کا دار و مدار ہے۔ اور اگر ان کو توڑا جائے گا۔ تو قوم بحیثیت اسلامی قوم کے تباہ ہوگی۔ ہاں وہ بحیثیت ایک مغربی قوم کے شاید زندہ رہ سکے۔ مگر اہل بینش جانتے ہیں۔ کہ مغربی تماشہ چند قرنوں کا مہمان ہے ؎

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء کو یاد رکھیں

احباب سے یہ امر مخفی نہیں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس سال کے دوران میں ایک عظیم انقلاب آیا۔ جس کے نتیجہ میں لاکھوں انسانوں کو بہت بڑا نقصان جانی اور مالی برداشت کرنے کے بعد نقل مکانی کرنی پڑی۔ وسل و رسائل کے تمام وسیلے ایک عرصہ تک منقطع رہے کاروبار بند ہو گئے۔ اور وہ لوگ بھی جن کو اپنے گھر بار نہ چھوڑنے پڑے تھے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ کیونکہ ان کو اپنے مفلوک الحال عزیز و اقارب کو دوبارہ آباد کرانے میں اُن کی امداد کرنا تھا۔

ان باتوں کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر بھی پڑا کچھ عرصہ آمد بالکل بند رہی پھر حالات جوں جوں اعتدال پر آنے شروع ہوئے آمد بھی آنی شروع ہو گئی۔ اب خدا کے فضل سے یہ سیلاب گذر چکا ہے اور اب مہاجرین بھی ایک بڑی حد تک آباد ہو چکے ہیں۔ ان میں سے جو ملازم اور تاجر ہیں اُن کی آمد بھی شروع ہو چکی ہے اور اگر عہدیداران جماعت خصوصاً امراء پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان مال اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے پورے طور پر جد و جہد سے کام لیں تو امید ہے کہ اس تین ہفتہ کے عرصہ میں جو مالی سال کے اختتام میں رہ گیا ہے اپنے مقررہ بجٹ کو پورا کر سکیں گے۔ پس عہدیداران جماعت ۳۰ اپریل کو اپنے مد نظر رکھیں اور تمام لازمی چندے یعنی حصہ آمد چندہ عام چندہ مستورات اور چندہ جلسہ سالانہ۔ بجٹ کے مطابق احباب سے وصول کر کے مع تفصیل مرکز میں آ بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزا (ناظر بیت المال)

پتے مطلوب ہیں

اگر کسی دوست کو ان کا ایڈریس معلوم ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور و ممنون فرمائیں یا خود دوست اطلاع دیں۔

(۱) عاشق علی ولد مصطفیٰ موضع ننگانا تحصیل ہانسی ضلع حصار (۲) صوفی محمد شریف صاحب محلہ صوفیاں لدھیانہ (۳) صوبیدار عزیز محمد خان ولد گلاب خان بستی مصطفیٰ ضلع ہوشیارپور (۴) شریف مقام قادرسی ضلع کرنال (۵) محمد حنیف موضع عبدولپور ضلع میرپور (۶) محمد یعقوب ولد فضل دین سنگھوالہ چک عنہ ۱۸۰ (۷) خواجہ نعیم شاہ ۱۳۲۰۲۸ الکشفہ (خاکسار میاں خان واقف زندگی کارکن نظارت تعلیم و تربیت جودھامل بلڈنگ لاہور پاکستان)

۲۔ میرے والد قریشی شاہ محمد صاحب جو قادیان سے آخری کنوائے میں آئے تھے اور لاہور پہنچ گئے تھے مجھے ابھی تک نہیں ملے اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو خاکسار کو اطلاع دیں نیز سنگھ خان صاحب بیت جو حلقہ مسجد فضل میں رہتے تھے۔ ان کا پتہ بھی مطلوب ہے۔ قریشی ولی محمد احمدی حلوائی گھاس منڈی بگیر ضلع شاہپور

۳۔ مندرجہ ذیل دوست جہاں کہیں بھی ہوں۔ اس اعلان کو پڑھتے ہی فوراً رتن باغ کیمپ خدام میں حاضر ہو جائیں اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ تو وہ بھی ان کو اطلاع کر دیں۔

(۱) حوالدار میجر فضل دین صاحب ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ (۲) حوالدار حاکم علی گجراتی ۱۵/۸ پنجاب رجمنٹ (۳) نائک سراج الدین صاحب ۱۵/۸ پنجاب رجمنٹ (۴) جمعدار ولی الحق صاحب ۱۵/۸ " "

(صوبیدار عبد المنان دہلوی انچارج چک خدام رتن باغ لاہور)

مفتی اعظم عرب لیگ کی میٹنگ میں شرکت کریں گے

قاہرہ ۹ اپریل - روزنامہ المصری کی اطلاع کے بموجب عرب لیگ پولٹیکل کمیٹی اس پر غور کر رہی ہے کہ اگر فلسطین میں عارضی صلح نہ ہو سکی تو اسے کو کیا کارروائی کرنی چاہیئے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے مفتی اعظم قاہرہ پہنچ رہے ہیں۔ دمشق میں مقیم اسٹار کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ مفتی اعظم شام کے دارالحکومت میں اپنا صدر دفتر قائم کر رہے ہیں - اور اس کے لئے ایک مکان بھی کرایہ پر لیا جا چکا ہے - ہائی ایگزیکٹو کے دیگر ممبران فلسطین میں ہی مقیم رہیں گے - (اسٹار)

شام کے سرکاری عملے نے ہڑتال ختم کر دی

دمشق ۸ اپریل - کل شام کے تمام سرکاری عملے نے موجودہ تنخواہوں اور معیار ترقی کے خلاف بطور احتجاج ہڑتال کر دی تھی - ان لوگوں نے صدر کی طرف سے یقین دلانے کے بعد کہ انکے مطالبات پر غور کیا جائے گا - اور اس مہینہ کے ختم ہونے پر نیا اسکیل جاری کر دیا جائے گا - اپنی ہڑتال ختم کر کے آج سے کام شروع کر دیا ہے - (اسٹار)

شرق اردن کے وزیر اعظم لبنان جائیں گے

بیروت ۹ اپریل - معلوم ہوا ہے - کہ شرق اردن کے وزیر اعظم توفیق عبد الہدیٰ پاشا دس دن کے دورہ پر ۱۰ اپریل کو لبنان پہنچ جائیں گے - (اسٹار)

کفالتی قرضے کی مجلس ثلاثہ وسط مئی میں منعقد ہوگی

لندن ۸ اپریل - ہندوستان، پاکستان اور انگلستان کے مابین کفالتی قرضہ کے بارے میں دوسری گفت و شنید لندن کے اندر ماہ مئی کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوگی -

خزانہ کے ایک ترجمان نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ یہ میٹنگ مئی کے وسط میں شروع ہو جس [illegible] کہ سال کے آخر نصف میں دی جانے والی رقوم پر گفتگو کی جائے گی -

چونکہ کفالتی قرضہ کے مسئلہ کو ایک اہمیت حاصل ہے اس لئے عام طور پر اجلاس مشترکہ ہوا کرے گا - صرف چند امور پر علیحدہ علیحدہ گفتگو کی جائے گی -

ابتدائی اجلاس کی صدارت چانسلر آف دی ایکسچیکر سر اسٹیفورڈ کرپس فرمائیں گے - (اسٹار)

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس جنیوا میں منعقد ہوگا؟

قاہرہ ۹ اپریل - الاہرام اخبار کی ایک خبر مظہر ہے کہ عرب اسٹیٹس لیگ یہ مطالبہ کرے گی کہ مسئلہ فلسطین پر اقوام متحدہ کی اسمبلی کا غیر معمولی اجلاس جنیوا میں منعقد ہو -

اخبار نے اس مطالبہ کی موافقت میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ لیک سکسیس میں صیہونیوں کا بہت زیادہ اثر ہے - (اسٹار)

برما کے وسطی علاقے میں کمیونسٹ جتھوں کی سرکوبی

رنگون ۹ اپریل - برما کے وسطی علاقے میں کمیونسٹ جتھوں کو مغلوب کرنے کے لئے حکومت برما نے منظم مہم شروع کر دی ہے - برمی فوجی دستے اور پولیس ہوائی فوج کی مدد سے ان کمیونسٹ جتھوں کی سرکوبی میں مصروف ہیں - کہا جاتا ہے خاص طور پر اس علاقے میں کمیونسٹ حکومت کے خلاف برسرپیکار ہیں -

رنگون سے چالیس میل شمال کی جانب پیگو مقام پر فوجی دستوں اور کمیونسٹ جتھوں کے درمیان کئی جھڑپیں ہوئیں جن میں تین کمیونسٹ مارے گئے - بیس کمیونسٹوں کو گرفتار کر لیا گیا - اس علاقے میں گزشتہ پیر کے روز کمیونسٹوں نے دیہات کے ایک پولیس سٹیشن پر قبضہ کر لیا تھا - فوجی دستوں نے ہوائی فوج کی مدد سے اس سٹیشن کو پھر اپنے قبضے میں لے لیا -

کمیونسٹ لیڈر ٹھاکن ہائی اے کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے -

(رائیٹر)

— کراچی ۹ اپریل - سر جارج کننگھم ۱۱ اپریل کو کراچی سے برطانیہ تشریف لے جائینگے -

پچاس روسی کرنیل فلسطین کے یہودیوں کی حمایت کریں گے!

قاہرہ ۹ اپریل - اخبار المصری نے اس خبر کا انکشاف کیا ہے کہ حیفہ کے علاقہ میں یہودی افواج کی مدد کے لئے پچاس روسی کرنیل فلسطین پہنچ چکے ہیں - (اسٹار)

جالندھر جیل کے ۴۵۰ مسلمان اسیروں کی آمد

لاہور ۹ اپریل - ضلع جالندھر کی جیل سے ۴۵۰ مسلمان اسیروں اور زیر سماعت قیدیوں کا ایک گروہ ۸ اپریل کو لاہور پہنچا - ان قیدیوں کو لاہور سنٹرل جیل میں رکھا گیا ہے -

لاہور سے بھی اتنے ہی قیدیوں کا ایک گروہ ۹ اپریل کو مشرقی پنجاب بھیجا گیا - (ا - پ)

پناہ گزینوں کیلئے ملازمت کا انتظام

لاہور ۹ اپریل - پچھلے ہفتے دفاتر روزگار کے ذریعے صوبہ سرحد اور مغربی پنجاب میں ۱۶۵ پناہ گزینوں نے ملازمت حاصل کی - اب تک ان دفاتر نے کل ۴۵۰ ۱۱ پناہ گزینوں کے لئے ملازمت کا انتظام کیا ہے - (ا - پ)

جھنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ عارضی طور پر بند کر دی گئی

لاہور ۹ اپریل - جھنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ کو ۱۵ اپریل تک ہر قسم کے ٹریفک کے لئے بند کر دیا گیا ہے - ایگزیکٹو انجنیئر لائل پور نے اطلاع دی ہے کہ یہ سڑک بارشوں کی وجہ سے کئی جگہ پر سے ٹوٹ گئی ہے - (ا - پ)

ضلع راولپنڈی کی فصلوں کی حالت بہت اچھی ہے

لاہور ۹ اپریل - ژالہ باری اور شدید بارش سے باوجود ضلع راولپنڈی کی ربیع کی فصلیں اچھی حالت میں ہیں - امید کی جاتی ہے کہ گندم کی پیداوار بہت اچھی رہے گی - چنے کی فصل تو ایسی اچھی ہے کہ گزشتہ کئی سالوں میں ایسی فصل نہیں ہوئی - مسور، السی، تارامیرا، سرسوں وغیرہ کی فصلیں بھی اچھی ہیں -

سیلاب کی وجہ سے نشیبی رقبوں کی کچھ فصلیں بہہ گئی تھیں مگر اس سے بالکل معمولی نقصان ہوا ہے - (ا - پ)

مزارعین کی مقبوضہ اراضی کا جائزہ لیا جائے گا

لاہور ۹ اپریل - حکومت مغربی پنجاب نے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ غیر مسلم زمینداروں کے مسلمان مزارعین کی مقبوضہ اراضی کا جائزہ لیں - فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایسے کسی مزارع کے پاس ۱/۲ ۱۸ ایکڑ آبپاشی یا ۱/۲ ۱۲ ایکڑ بارانی اور سیلابی سے زیادہ زمین نہ رہنے دی جائے - اگر کوئی ایسا مزارع کسی اور جگہ بھی مالک، پٹے دار، معافی دار یا مزارع کی حیثیت میں زمین رکھتا ہو - اور اگر وہ زمین مجوزہ حد تک نہ پہنچتی ہو تو غیر مسلم زمیندار کی زمین سے وہ اتنی زمین رکھ سکتا ہے - جس سے زمین کا مجموعی رقبہ مجوزہ حد تک پہنچ جائے - اگر وہ دوسری زمین اس حد سے پہلے ہی زیادہ ہو تو غیر مسلم کی زمین سے اسے کلیتہً دستبردار ہونا پڑے گا (ا - پ)

بے موقع بارشوں سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

لاہور ۹ اپریل - پچھلے دنوں جو بے موقع بارشیں ہوئیں اُن سے فائدہ اُٹھانے کا ایک طریقہ ضلع راولپنڈی کے زمینداروں نے اختیار کیا - انہوں نے ایسا پانی کو زمینوں کی زرخیزی کے لئے استعمال کیا - اگر کھیتوں سے پانی کو باہر نہ نکلنے دیا جائے تو سطحی مٹی کی زرخیزی قائم رہتی ہے - اگر پانی باہر نکل جائے تو اس کے ساتھ سطحی مٹی بھی بہہ جاتی ہے - پچھلے ہفتے تحصیل تلہ گنگ میں ڈپٹی کمشنر نے کھیتوں میں پانی جمع کرنے کے سلسلے میں زمینداروں کا مقابلہ کرایا - بے شمار کاشتکاروں نے اس مہم میں حصہ لیا اور اپنے کھیتوں کے گرد مضبوط بند لگائے - (ا - پ)

یو - پی میں راشن سسٹم بالکل اُڑا دیا گیا

لکھنؤ ۹ اپریل - حکومت یوپی نے صوبہ میں خوراک کی حالت کا بڑے غور و خوض سے جائزہ لینے کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ اگلے ماہ ۱۶ مئی کو یو - پی میں راشن سسٹم ختم کر دیا جائے - حکومت کے کنٹرول اٹھا دینے کی پالیسی کے مطابق ۷۱ شہروں میں سے ۵۹ شہروں میں یکم فروری کو کنٹرول ہٹا دیا گیا تھا - باقی بارہ شہروں میں جن میں پانچ بڑے شہر بھی ہیں راشن جزوی طور پر جاری رہا - اور ساتھ ہی ساتھ جہاں ممکن ہو سکا کھلی منڈی بھی جاری رہی - تاکہ ہر شخص وہاں سے خرید سکے - اس کے علاوہ حکومت دوسرے سرکاری محکموں اور اداروں کو بھی راشن سپلائی کرتی رہی - (ا - پ)

فن لینڈ نے روس کی شرائط کو مسترد کر دیا!

لندن ۹ اپریل - فن لینڈ نے ایک مرتبہ پھر روسی فنش فوجی اتحاد کے لئے مارشل سٹالن کی شرائط کو ٹھکرا دیا ہے - یہ بتایا گیا ہے کہ صدر پاسیکیوی نے مارشل سٹالن کو ایک خط لکھا ہے کہ موجودہ روسی تجاویز کا پارلیمنٹ میں پاس ہونے یا عوام میں مقبول ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے -

فن لینڈ کی طرف سے ایک نئی تجویز روس کے حوالے کر دی گئی ہے - ہیلسنکی کے ایک افسر نے بتایا کہ ان دونوں کے درمیان اختلافات محدود مگر عمیق ہیں -

فن لینڈ کی طرف ڈیموکریٹس کو دھمکانے کی کوشش ناکام ہو چکی ہے - زبردست ہڑتالیں جو ہلسنکی میں شروع ہونے والی تھیں منسوخ کر دی گئی ہیں - ابھی تک شہری گڑبڑ کا خطرہ باقی ہے - لیکن ۲۹ ہزار مضبوط فوج کو خود بخود چلنے والے ہتھیار اور گولہ بارود دیئے جانے کے فیصلہ سے عام اطمینان ہو گیا ہے -

سیام کی مجلس وزارت مستعفی ہو گئی!

بنگ کاک ۹ اپریل - آج سیام کی وزارت مستعفی ہو گئی - اس وزارت کی تشکیل خوانگ بھیوانگ کی سرکردگی میں ۲۵ فروری کو عمل میں آئی تھی -

غیر مصدقہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ نئی وزارت مارشل سونگ کرم بنائیں گے جو جنگ کے زمانہ میں سیام کے وزیر اعظم رہے ہیں اور آجکل فوجوں کے کمانڈر انچیف ہیں -

وزارت کا یہ استعفیٰ اُس ہنگامہ و جدل کا نتیجہ ہے جو گزشتہ نومبر میں مختلف پارٹیوں کے درمیان ہوتا رہا - (رائیٹر)

سکندر آباد میں طلبہ کی گرفتاری

حیدر آباد دکن ۹ اپریل - آج پولیس نے سکندر آباد میں ستر طلبہ کو حراست میں لے لیا - ان طلبہ نے ستیہ گرہ میں حصہ لیتے ہوئے اپنے آپکو گرفتاری کے لئے پیش کیا تھا - (ا - پ)

بقیہ صفحہ اول

آزاد کشمیر حکومت کی صدارت

چوہدری غلام عباس سے گذارش کی ہے۔ کہ وہ آزاد گورنمنٹ کے دارالحکومت ترارکھل کا معائنہ کریں۔ اور انہوں نے میری گذارش کو قبول فرمالیا ہے۔ حقیقتاً محاذ جنگ کا معائنہ کرنے کا ایک دیر سے ارادہ تھا۔ مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے آپ کی یہ خواہش پوری نہ ہوگی۔ اس وقت تک ڈوگرہ راج کا مقابلہ کرنے کے لئے آزاد فوج نے جو کچھ کارروائی کی۔ چوہدری غلام عباس نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ مسلم کانفرنس اور آزاد گورنمنٹ کے نگران اعلےٰ حقیقتاً چوہدری غلام عباس ہی ہیں۔ میں نے بحیثیت صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ اپنے آپ کو مکمل طور پر چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں ڈالدیا ہے۔ چوہدری صاحب گورنمنٹ کی تشکیل میں جیسا بہتر سمجھیں۔ تبدیلی کر سکتے ہیں۔ سردار ابراہیم خاں نے آخر میں کہا امید ہے حکومت کا کام بسرعت تمام ترقی کرے گا۔ اور خدا نے چاہا تو وہ دن دور نہیں جب جموں وکشمیر کے خطہ کو ناموافق عنصر سے مکمل طور پر پاک کر دیا جائے گا۔ کیونکہ ان کا یہاں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (رائٹر)

کلکتہ کی تعلیمی حالت

کلکتہ ۹ را پریل تقسیم کے بعد مشرقی بنگال سے طلبا کی کثیر تعداد نکل چکی ہے تقسیم سے پہلے کلکتہ یونیورسٹی کے ماتحت کل ۲۳۰۰ ہائی سکول تھے۔ تقسیم کے بعد ۱۲۱۷ ہائی سکول مشرقی بنگال میں ۷۸۲ مغربی بنگال میں اور صرف ۳۰۰ آسام میں ہیں۔ (او-پی-آئی)

شیخ عبداللہ جیل میں

سری نگر ۸ را پریل۔ شیخ محمد عبداللہ وزیر اعظم جموں وکشمیر نے سنٹرل جیل سری نگر کا معائنہ کیا فرداً فرداً قیدیوں سے گفتگو کی۔ خوراک ودیگر سہولیات کے متعلق ان سے دریافت کیا۔ شیخ عبداللہ نے بعض قیدیوں کی رہائی کا حکم بھی دیا۔ (اپ)

تارکان سندھ کی تعداد

کراچی ۹ را پریل۔ مارچ کے مہینہ میں ۴۵۴۷ اشخاص سندھ کو ترک کر کے بمبئی گئے ہیں اور ۷۵۰۴ کاٹھیاوار کے علاقہ میں (او-پ)

یو-پی میں انتظامی امور اور عدالتی امور علیحدہ ہو جائیں گے

لکھنؤ ۸ را پریل یو-پی کی حکومت انتظامی اور عدالتی امور کو علیحدہ علیحدہ کرنے کے متعلق غور کر رہی ہے مجسٹریٹوں کے دفعات ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹ اور ۱۱۰ کے ماتحت عدالتی اختیارات سشن جج کے سپرد کر دئے جائینگے اور پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا اول درجہ کے مجسٹریٹوں کی اپیلیں سنتے تھے اب یہ اپیلیں بھی سشن جج ہی سنا کریگا۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا انعقاد

لیک سکیس ۸ را پریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے وفود کی ہیں راؤنڈ ٹیبل کانفرنس صدر امن کونسل ڈاکٹر الفانسو لوپ (کولمبیا) کے دفتر میں آج منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کو بہت اہمیت دی جارہی ہے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اس کانفرنس کے بعد صورت حال میں نمایاں تبدیلی متوقع ہے یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آیا اس کے نتیجہ میں معاملات پہلے کی نسبت سدھر جائیں گے۔ یا موجودہ تعطل میں کچھ مزید اضافہ ہو جائے گا۔ اس سے قبل ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر اور پاکستانی وفد کے قائد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کونسل کے نئے صدر سے ملاقات کر چکے ہیں۔ اور جب سے مسٹر لوپ نے صدارت کا عہدہ سنبھالا ہے۔ یہ پہلی کانفرنس ہے۔ جسمیں دونوں وفود باہمی مذاکرات کے لئے یکجا اکٹھے ہو رہے ہیں۔ مبصرین ان مذاکرات کے متعلق اظہار خیال کرنے میں نہائت محتاط نظر آتے ہیں لیکن اس کانفرنس کو سلسلہ گفت وشنید کی ایک اہم کڑی تصور کیا جارہا ہے (رائیٹر)

ہندوستانی حکومت معاہدہ ساکن کی خلاف ورزی کر رہی ہے

مسٹر محمد یامین زبیری کا بیان

حیدرآباد ۹ را پریل۔ مسٹر محمد یامین زبیری وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے ایک پریس نوٹ میں انڈین گورنمنٹ پر شدید الزامات لگائے ہیں کہ یہ حیدرآباد کے خلاف تخریبی تحریکوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اور حیدرآباد کی سرحدات پر مسلح فوج کو جمع کر رہی ہے۔ حالانکہ انڈین یونین کی یہ حرکات عہد نامہ ساکن کے سراسر منافی ہیں۔ مسٹر یامین نے کہا ہے کہ عہدنامہ کی رو سے حیدرآباد کو مکمل طور پر آزاد مسلم ریاست تسلیم کر لیا گیا ہے۔ انڈین گورنمنٹ پر فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ حیدرآباد کی امداد کرے۔ مگر برعکس اس کے ریاست کے دشمنوں کی ہمت افزائی کر رہی ہے۔ مسٹر زبیری نے کہا اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ان کے پاس تحریری ثبوت موجود ہیں۔ انڈین فوجوں کا سرحد حیدرآباد پر جمع ہونا بجائے خود ایک ثبوت ہے۔ کہ ریاست کو ڈرایا دھمکایا جارہا ہے۔ آخر میں مسٹر زبیری نے ریاست کے ہر فرد بشر کو متنبہ کیا کہ حیدرآباد کی آزادی قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ (او-پی-آئی)

حیدرآباد کے خلاف غلط پروپیگنڈا سے عوام بیزار ہیں

حیدرآباد ۹ را پریل۔ مدراس میں حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کے مرکزی دفتر نے غلط بیانیوں اور افترا پر مبنی ایک پمفلٹ شائع کیا ہے۔ کہ نظام کی پولیس فوج اور اتحاد المسلمین کے رضا کار ریاست میں ظلم وتشدد کر رہے ہیں۔ سیاسی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ یہ مفتریانہ پروپیگنڈا خود محرکین کی شکست کا موجب بن رہا ہے۔ وہ لوگ جو یہاں امن اور حفاظت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ امن جو ریاست کے باہر میسر نہیں۔ پروپیگنڈا کے اس طریق کو سخت ناپسند کر رہے ہیں۔ ان کے خیال میں اس طرح پاکستان اور ہندوستان میں رہنے والے ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات خراب کرنے کے سوائے اور کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلے گا حالانکہ مسٹر گاندھی اس قسم کی حرکتوں کو ناپسند کیا کرتے تھے۔ (او-پی-آئی)

اعراب فلسطین یہودی ایجنسی سے صلح کرنے کیلئے تیار نہیں

محصور یہودیوں کا ہتھیار ڈالنے سے انکار

یروشلم ۹ را پریل شمالی فلسطین میں دو بستیوں میں محصور یہودیوں نے عربوں کے اس انتباہ کو کہ وہ ہتھیار ڈالدیں رد کر دیا ہے عربوں کی طرف سے ان بستیوں پر گولہ باری بدستور جاری ہے۔ برطانوی سپاہیوں نے ان بستیوں سے ۳۰۰ عورتوں اور بچوں کو نکالا ہے۔ فوزی بیلے القاقجی کے ماتحت عرب ان بستیوں کو ختم کر دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ نیو یارک سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مذاکرات کے اختتام پر عرب نمائندے جمال الحسینی نے کل اعلان کیا۔ کہ وہ یہودی ایجنسی سے صلح کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کیونکہ ایجنسی یہود فلسطین کی نمائندگی نہیں کرتی۔ بعد میں یہودی ایجنسی کی طرف سے موسیو شرٹوک نے صدر امن کونسل سے ملاقات کی۔ اور بتلایا کہ عرب ایسی باتیں بیچ میں لا رہے ہیں۔ جن کا فلسطین کی لڑائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سلامتی کونسل کے صدر ڈاکٹر الفانسو لوپ نے کانفرنس کے بعد بتایا کہ خلاف توقع کامیابی کے امکانات زیادہ روشن نہیں ہیں۔ دونوں پارٹیاں اپنی سابقہ پوزیشن پر بدستور قائم ہیں۔ کل ڈاکٹر لوپ کونسل کے دیگر ممبران سے مشورہ کریں گے۔ اور ہفتے کے روز وہ عرب اور یہودی نمائندوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کی کوشش کرینگے۔ (رائیٹر)

بقیہ صفحہ اول

جماعت احمدیہ کی شجاعت کا اعتراف

حضرت امام جماعت احمدیہ نے پٹھان سرداروں کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا مسلمان بہادر ہی ہوتے ہیں وہ کبھی بزدلی نہیں دکھاتے۔ پاکستان کی اقتصادی حالت کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا میرے خیال میں ہندوستان کے مقابلہ میں پاکستان کی اقتصادی حالت بہت بہتر ہے۔ کیونکہ ہمارے وسائل اور ذرائع بہت وسیع ہیں۔ کشمیر کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا وہ دن دور نہیں ہیں۔ کہ جب کشمیر پاکستان کا ایک حصہ بن جائے گا۔ ابتدا میں انڈین یونین کشمیر کے معاملہ کو ایک آسان کام سمجھتی تھی۔ لیکن اس سلسلہ میں اسے نہائت تلخ تجربہ ہوا ہے۔ مسلمان عوام بالعموم اور قبائلی پٹھان بالخصوص کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ کیونکہ وہ پاکستان حکومت کو اپنی حکومت سمجھتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اس سے علیحدہ تصور نہیں کرتے درحقیقت پاکستان کا دارومدار کشمیر پر ہی ہے۔

(او-پی-آئی)

مشرقی بنگال کی سرکاری زبان بنگالی ہوگی

ڈھاکہ ۸ را پریل۔ آج مشرقی بنگال اسمبلی میں خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم نے بدیں مضمون ایک ریزولیشن پیش کیا۔ کہ مشرقی بنگال میں انگریزی کی بجائے بنگالی کو سرکاری زبان بنایا جائے۔ اور جہاں تک ہو سکے تمام تعلیمی اداروں میں ذریعہ تعلیم بنگالی قرار دیا جائے۔ ایک مسلم لیگ ممبر کی طرف سے اس میں ترمیم پیش ہو کر منظور ہوئی۔ کہ جونہی مشکلات اس کے راستہ سے دور ہو جائیں اس ریزولیشن کو عملی جامہ پہنایا جائے (اے-پ)

ماؤنٹ بیٹن برطانیہ کے آئندہ وزیر اعظم مقرر کئے جائینگے

لنڈن ۹ را پریل۔ برطانیہ میں یہ افواہ ہے کہ اول ماؤنٹ بیٹن کو ماسکو میں سفیر مقرر کیا جائیگا۔ امریکی باشندے ہند کے گورنر جنرل کے اعلےٰ تر مستقبل کے متعلق قیاس آرائی کر رہے ہیں۔ امریکہ کے ایک غیر سرکاری اخبار یونائیٹڈ نیشن ورلڈ کا نظریہ ہے کہ ماؤنٹ بیٹن برطانیہ کے آئندہ وزیر اعظم مقرر ہوں گے (اسٹار)

ایشر سنگھ مجھیل کی تردید

جالندھر ۹ را پریل۔ مشرقی پنجاب کے وزیر آبادکاری سردار ایشر سنگھ مجھیل نے آج ایک بیان میں کہا کہ میں نے یہ قطعاً نہیں کہا کہ حکومت ان لوگوں کو جن کا زبردستی مذہب بدلوایا گیا ہے آباد کرنے کی سہولتیں دی جائینگی۔ اس ضمن میں راجہ غضنفر علی نے جو بیان دیا ہے۔ اور مجھ پر الزام لگایا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔